

حوالہ نمبر: 8287/40	لونی نمبر: 65756	سائل: رشید احمد ٹورید	مبدا: سبب الاسلام
مفتی: محمد مسین عظیم خیل	مفتی: سعید احمد حسن	ملق:	ملق:
کتاب:	باب:	تاریخ: 27-Feb-19	

### یوٹیوب کے اشتہارات کے بعض مسائل

سوال: کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ

یوٹیوب پر بہت سارے اسلامی اور غیر اسلامی چینلز بنے ہوئے ہیں۔ چینل مالکان کی طرف سے جو بھی چیز اس میں ڈال دی جاتی ہے تو یوٹیوب ان کے شروع اور درمیان یا آخری حصے میں کچھ اشتہارات لگاتا ہے، ان اشتہارات کے عوض یوٹیوب چینل مالکان کو پیسے / ڈالر فی صدی اعتبار سے دیتا ہے جو رقم اشتہارات لگانے والوں سے لی جاتی ہے۔ ان اشتہارات میں شخص تصاویر اور موسیقی شامل ہے۔

یوٹیوب کی پرائیویسی اور چند اشکالات عرض خدمت ہیں۔

جب کوئی یوٹیوب پر چینل یا چینل بناتا ہے تو یوٹیوب اپنی پرائیویسی کے مطابق سوال پوچھتا ہے کہ آپ اپنے چینل پر اشتہارات لگانے کی اجازت دیتے ہیں یا نہیں؟ اگر آپ کا جواب نہیں (NO) میں ہوتا ہے تو آپ کا چینل بغیر اشتہارات کے چلتا ہے، اور اگر آپ انہیں اشتہارات لگانے کی اجازت دیتے ہیں تو وہ لگانا شروع کر دیتا ہے۔ یاد رہے کہ یہ اشتہارات دنیا کے ہر کونے میں بیٹھے یا آسانی دیکھے جاسکتے ہیں۔ یہاں ایک اور بات قابل غور ہے کہ یہ اشتہارات ہر شخص، ہر شہر اور ہر ملک کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں، اور ہر شخص کی بروڈنگ ہسٹری کے مطابق الگ الگ اشتہارات دکھاتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر آپ یوٹیوب کو صرف اسلامی اور جائز اشتہارات کے پابند کرنا چاہیں گے تو زیادہ زیادہ پاکستان کی حد تک ہی محدود کر سکتے ہیں (لیکن یہ بھی کوئی شاذ و نادر ہی اشتہار ملے گا اور نہ بظاہر یہ بھی تقریباً ناممکن ہے) یا جس ملک میں آپ رہتے ہیں وہی تک محدود کر سکتے ہیں۔ یہاں ایک بات واضح رہے کہ یوٹیوب پاکستان میں پاکستانی کمپنیوں یا پاکستانیوں کی دلچسپی والے پروڈکٹس کے اشتہارات دکھائے گا اور دوسرے ملک میں وہاں کے حساب سے۔ ہر جگہ ایک اشتہار کا ہونا ممکن ہی نہیں ہے۔ اس صورت میں یہ بات واضح ہے کہ ان کے اشتہارات میں کم از کم عورت کا چہرہ اور موسیقی لازمی جزو ہوتا ہے، بلکہ اکثر اشتہارات میں تو خواتین کی شخص تصاویر اور موسیقی لازمی شامل ہوتی ہے۔ یہاں ایک اور پہلو قابل غور ہے کہ لوگ اسلامی چینلز پر بیانات اسلامی رہنمائی کے لیے دیکھتے ہیں اور اس دوران ان کو مجبوراً اس طرح کی چیزیں دکھائی پڑتی ہیں جن کو وہ کتنا چینلز مالکان کے پورے اختیارات میں ہے۔

(6) مذکورہ صورت میں بہتر یہ ہے کہ ساری کماٹی صدقہ کرے، لیکن اس کے لیے یہ بھی جائز ہے کہ وہ غالب گمان کے مطابق دیکھے کہ کتنی کماٹی جائز ہے اور پھر اتنی کماٹی کو استعمال کرے باقی صدقہ کرے۔

[وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ] (2) [المائدة: 2]

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (55/6)  
وفي المتقى: امرأة نائحة أو صاحبة طبل أو زمر اكتسبت مالا رده على أربابه إن علموا وإلا تصدق به، وإن من غير شرط فهو لها: قال الإمام الأستاذ لا يطيب، والمعروف كالمشروط أحد قلت: وهذا مما يتعين الأخذ به في زماننا لعلمهم أنهم لا يذهبون إلا بأجر أئمة ط.

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (369/6)  
(و) ينظر (من الأجنبية) ولو كافرة مجتبی (إلى وجهها وكفيتها فقط) للضرورة قبل والقدم والذراع إذا أجرت نفسها للمخبز تنار حناية.

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (191/6)  
(أو اختلط) للغصوب (بملك الغاصب بحيث يمتنع امتياز) كما اختلط بيرة بيرة. (أو يمكن بحرج) كبره بشعيره (ضمنه وملكه بلا حل انتفاع قبل أداء ضمانه)

فقہ السیوع (۱۰۳۲/۲)  
أما إذا كان الحلال مخلوطاً بالحرام دون تمييز أحدهما بالآخر، فإنه لا عبرة بالغلبة في هذه الحالة في مذهب الحنفية، بل يحل الانتفاع من المخلوط بقدر الحلال، سواء أكان الحلال قليلاً أم كثيراً

فقہ السیوع (۱۰۳۸/۲)  
الصورة الرابعة: أن المال مركب من الحلال والحرام، ولا يعرف أن الحلال يميز من الحرام أو مخلوط غير مميز. وإن كان مخلوطاً فكم حصص الحلال فيه. والأولى في هذه الصورة التنزه، ولكن يجوز للأخذ أن يأخذ منه ماله هبة أو شراء، لأن الأصل الإباحة. وينبغي أن يقيد ذلك بأن يغلب على ظن الأخذ أن الحلال فيه بقدر ما يأخذ أو أكثر منه. والله سبحانه وتعالى أعلم

سیف الاسلام  
دار الافتاء جامعۃ الرشید کراچی  
۲۱ جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ



البراب صحیح  
۱۰/۶/۲۰